بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۶۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

خطبہ نمبر ۱۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بدھ، چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۰ شہادت ۱۳۴۵ ہش | ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ | ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء | نمبر ۹۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریاء الناس کے لئے جو کام کیا جائے وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے

مسلمان کا ہر قول اور ہر فعل قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہونا چاہیئے

"ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے فقراء خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں مگر دراصل وہ خدا تعالیٰ کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں۔ انہوں نے عجیب عجیب حالات ان لوگوں کے لکھے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں ان کے لباس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ عزت میں فرق آئے گا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر میلے رکھیں گے تو عزت میں فرق آئے گا۔ اس لئے امراء میں داخل ہونے کے واسطے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنیں مگر ان کو رنگ لیتے ہیں۔ ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں مثلاً روزہ کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پر پہونچتے ہیں اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھائیے میں نہیں کھاؤں گا۔ مجھے کچھ عذر ہے۔ اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے ہیں مجھے روزہ ہے۔ اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں۔ پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی حالت ہوئی ہے۔ ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے۔ عبادت اور صدقات سب کچھ ریاکاری کے واسطے ہو رہے ہیں۔ اعمال صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے۔ اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے۔ جبکہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں تو ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں۔ پھر ہم دنیا کی پرواہ کیوں کریں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۹)

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۱۹ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے کل وہ داڑھ جس میں تکلیف تھی نکال دی۔ داڑھ نکالنے اور بعض دواؤں کے استعمال کی وجہ سے طبیعت میں کچھ ضعف ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ ربوہ ۱۹ اپریل۔ کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ خاص شفقت ناسازیٔ طبع کے باوجود عزیزم چوہدری مبشر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ماڈرن موٹرز راولپنڈی کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور نے ان کا نکاح مکرم میاں شریف احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ منصورہ بیگم کے ساتھ ۳۱ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ منصورہ بیگم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی کی پوتی اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی بھانجی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص دعا کی تحریک فرمائی۔ اور اعلان نکاح کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

مسعود احمد۔ احمد برادرز سانگلہ ہل حال ربوہ

٭ مکرم امام صاحب لنڈن نے بذریعہ کیبل اطلاع دی ہے کہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی نائب امام مسجد لنڈن جو ربوہ سے ۱۱/۴/۶۶ کو روانہ ہوئے تھے۔ ۱۶ اپریل ۱۹۶۶ء کو بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

٭ مکرم مشنری انچارج صاحب سیرالیون نے بذریعہ کیبل اطلاع دی ہے کہ مکرم داؤد احمد صاحب حنیف سیرالیون بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہوتے ہوئے ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

٭ انشاء اللہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو ڈھیا لہ دراجگان میں مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل گوجرانوالہ کی ایک تربیتی کلاس منعقد ہوگی جس میں علاوہ دیگر علماء کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شمولیت فرمائیں گے تمام ضلع کے احباب سے درخواست ہے کہ کلاس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

محمد شریف قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کیلئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے

تا

کامل غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو

الٰہی فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے مومنوں کو تین قسم کی آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ ۔ مولوی محمد صادق ...

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں

اَلٓمّٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ
اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا
وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۔

پھر فرمایا۔

سورۃ عنکبوت کی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا اور فتنہ میں نہ ڈالا جائے گا۔ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کو ہم نے آزمایا تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ اور وہ ظاہر کر دے گا۔ ان کو جنہوں نے سچ بولا اور اپنی قربانیوں سے اپنی

سچائی پر مہر

لگائی۔ اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا جن کی زبان پر ایمان تھا لیکن ان کے دل ایمان سے خالی تھے۔ انہوں نے ایمان کے تقاضوں کو پورا نہ کیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی قوم

اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کے مامور (رسول اور نبی) پر ایمان لاتی ہے تو اس کا محض زبانی ایمان اللہ تعالیٰ کو مقبول نہیں ہوتا بلکہ اس ایمان کے نتیجہ میں جب تک

اسلمت لرب العالمین

کا مظاہرہ نہ ہو۔ یعنی اس وقت تک وہ قوم الٰہی انعامات، فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی وارث نہیں بن سکتی۔ جب تک وہ ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پوری نہ اترے اور پوری طرح ثابت قدم نہ رہے۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔

فتنے اور آزمائش

تین قسم کی ہیں۔ ان میں سے مومنوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ تین قسم کی آگ ہے۔ جس میں اپنے رب کی رضا کے لئے انہیں چھلانگ لگانا پڑتی ہے۔ اگر وہ خلوص نیت رکھنے والے ہوں اور ان کا ایمان سچا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان تینوں قسم کی آگوں کو ان کے لئے برداً و سلاماً بنا دیتا ہے۔ اور وہ ان آزمائشوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاتے ہیں۔

(۱) پہلا امتحان اور آزمائش

(کیونکہ فتنہ کے معنی امتحان اور آزمائش کے ہیں) وہ احکام الٰہی یا تعلیم الٰہی ہے۔ جو ایک نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آتا ہے۔ اور جس تعلیم کے نتیجہ میں مومنوں کو

کئی قسم کے مجاہدات

کرنے پڑتے ہیں۔ اپنے نفسوں کو مارنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ اپنے مالوں کو قربان کرنے سے اور بعض دفعہ اپنی عزتیں اور وجاہتیں اللہ تعالیٰ کے لئے نچھاور کرنے سے۔

قرآن کریم چونکہ آخری شریعت ہے اس لئے اس نے ہمارے لئے کامل ہدایت دی ہے۔ اور ان کامل مجاہدات کے طریق ہمیں سکھائے جن پر عمل پیرا ہو کر ہم انتہائی

عظیم الشان نعمتوں کے وارث

بن سکتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ
وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۔

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۶)

یعنی ہم تمہاری الشر اور الخیر کے ذریعہ آزمائش کریں گے۔ اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا گویا فرمایا اگر تم اس آزمائش میں پورے اترے جسے ہم اَلْخَیْر کہہ رہے ہیں۔ اس سے تم نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ اور جسے ہم الشر کہہ رہے ہیں۔ اس سے تم زیادہ سے زیادہ بچے۔ تو جب تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے۔ تو اسی کے مطابق ہماری طرف سے تمہیں اچھا بدلہ ملے گا۔

قرآن کریم نے بہت سے لفظوں میں جن کے مطابق ہم اس کی بہت سی تفاسیر کرتے ہیں۔ یہاں

اَلْخَیْر کے ایک معنی

خود قرآن کریم اور اس کے اوامر و نواہی ہیں جیسا کہ فرمایا۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ
قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ ۭ

کہ جب مخالفین اور نہ ماننے والے ان لوگوں سے جو تقوے کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں۔ (اور اوامر کو بجا لاتے اور نواہی سے پرہیز کرتے ہیں) پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے اس قرآن کریم میں کیا اتارا ہے۔ یا تمہارے رب نے

کیا تعلیم تمہیں دی ہے

تو وہ کہتے ہیں خیراً یعنی خیر کو اتارا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہدایت جو الخیر (کامل خیر) ہے۔ جو لوگ اَلْخَیْر کی راہ اختیار کرتے (للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ) اس کے احکام کو بجا لاتے ہیں۔ اور اس کی نواہی سے بچے رہتے ہیں۔ ان کے لئے اس دنیا میں حسنۃ (بھلائی) ظاہر ہوگی۔ ولدار الاٰخرۃ خیر۔ آخری

گھر میں تو کہنا ہی کیا؟؟ اس کی خوبیاں اور اسکے انعامات کی کنہہ تو ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔

پس اس آیت میں

قرآنی تعلیم کو خیر کہا گیا ہے

اس لئے یہاں آیۃ وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَۃً کے یہ معنی کرتا ہوں کہ "ہم قرآن کریم کے احکام (اوامر و نواہی) سے تمہاری آزمائش کریں گے۔" اور اگر ہم غور سے کام لیں تو ہے بھی یہ ایک آزمائش۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تم ہماری راہ میں خرچ کرو تو یہ ایک بڑی آزمائش ہے۔ غور کیجئے کہ ایک شخص دن رات کی محنت کے بعد کچھ مال حاصل کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب مجھے اتنا مال مل گیا ہے کہ جس سے میں اور میری بیوی بچے خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں گے تب خدا تعالیٰ کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے اور اسے متوجہ کرتی ہے، کہ جو مال ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس کے خرچ پر جو پابندیاں ہم نے عائد کی ہوئی ہیں انہیں مت بھولنا۔ پھر وہ اسی مال کے متعلق انہیں یہ فرماتا ہے کہ اب میرے دین کو یا میرے بندوں کو تمہارے

مال کے ایک حصہ کی ضرورت ہے،

اسے میری راہ میں خرچ کر دو تو یقیناً یہ اس بندے کی آزمائش ہوتی ہے جس میں وہ ڈالا جاتا ہے۔

پس وہ مومن جو تقوےٰ پر قائم ہوتا ہے وہ بشاشت سے، خدا تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہتا ہے اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے وہ اس امتحان میں پورا اترتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے، جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربانی کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔

اسی طرح عزتیں اور وجاہتیں بھی خدا تعالیٰ کی ہی دی ہوئی ہیں، جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنی پڑتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے احکام میں

ایک حصہ نواہی کا ہے یعنی بعض باتیں ایسی ہیں جن سے وہ روکتا ہے۔ مثلاً دنیوی رسم و رواج ہیں جن کی وجہ سے بعض لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ بچوں کی بیاہ شادی پر خرچ کر دیتے ہیں حالانکہ وہ اسراف ہے جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے رسم و رواج کو پورا کرنے کے لئے خرچ نہ کیا ہمارے رشتہ داروں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری خاطر رسم و رواج کو چھوڑ کر اپنی ناک کٹواؤ تب تمہیں میری طرف سے عزت کی ناک عطا کی جائے گی۔

تو الخیر جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مومنوں کو آزماتا ہے۔ وہ قرآن کریم کے احکام ہیں۔ اس کے مقابلہ میں الشرّ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ گویا ہر وہ حکم امر ہو یا نہی جو قرآن کریم کے مخالف اور معارض ہو۔ اسے الشرّ کہا گیا ہے کیونکہ شیطان اور اس کے پیروؤں کا یہ کام ہے کہ وہ لوگوں کے کانوں میں قرآن کریم کے خلاف باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیا فائدہ؟ کبھی یہ کہتے ہیں کہ ان مومنوں کی خاطر جو کمزور اور غریب مہاجر ہیں تم اپنے وطنوں اور عزتوں کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ دیکھ لیں منافقوں کا وطیرہ اور کفار کا یہی طریق ہے کہ وہ قرآنی احکام کے مقابل معارض باتیں مومنوں کے کانوں میں ڈالتے ہیں اور یہ غلط امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی باتوں پر کان دھریں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے مومن بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں ہوا کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ ایک طرف احکام قرآنی ہیں جو تمہارے سامنے ہیں اور ایک طرف وساوس شیطانی ہیں جو تمہیں ان کی خلاف ورزی پر آمادہ کر رہے ہیں اور ان ہر دو کے ذریعہ سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے۔ اس آزمائش میں پورا اُترنے کے لئے ضروری ہے کہ تم یہ یاد رکھو کہ تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہو۔

جو شخص آخرت پر حقیقی ایمان رکھتا ہو اور اسے یہ یقین کامل حاصل ہو کہ "اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ" ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا وہ کسی بھی آزمائش کے وقت کس طرح ٹھوکر کھا سکتا ہے؟؟

پس ایک قسم کی آزمائش خدا تعالیٰ کے احکام اور شیطانی وساوس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

(۲) دوسرا فتنہ یا آزمائش

جس سے مومن آزمائے جاتے ہیں وہ قضاء و قدر کی آزمائش ہے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ مومنوں کو قضاء و قدر کی آزمائش میں ڈال کر ان کا امتحان لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ کہ ہم اپنی مشیت اور اذن سے تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہارے مالوں میں نقصان کی صورت پیدا کر دیں گے۔

احمدیت میں بھی جو اللہ تعالیٰ کا سچا سلسلہ ہے ہر روز ایسی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ مجھے کئی خطوط آتے رہتے ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے کہ ہم احمدی ہوئے تھے مگر بیعت کے بعد ہمیں نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ قرآن کریم کی ذرا بھی سمجھ رکھتے ہوں تو وہ فوراً جان لیں کہ یہ نقصان احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ اسکے غلط یا جھوٹا ہونے کی کیونکہ قرآن کریم نے پہلے ہی بوضاحت بتا دیا تھا کہ جب تم ایمان لاؤ گے تو کبھی خدا تعالیٰ تمہارے مالوں میں تنگی پیدا کرے گا اور تمہیں آزمائے گا کہ آیا تم مال کو خدا تعالیٰ پر ترجیح دیتے ہو یا خدا تعالیٰ کی مرضی کو مال پر ترجیح دیتے ہو۔

وَالْاَنْفُسِ اور کبھی یہ کرے گا کہ اِدھر تم ایمان لائے اُدھر تمہارا بچہ مر گیا۔ یا کوئی دوسرا رشتہ دار فوت ہو گیا۔ اس وقت شیطان آئے گا، اور تمہارے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ یہ مذہب جو تم نے اختیار کیا بڑا منحوس ہے۔ دیکھو ابھی تم ایمان لائے اور تمہارا بچہ فوت ہو گیا یا تمہاری ماں کا انتقال ہو گیا۔ یا تمہارا باپ چلتا بنا وغیرہ وغیرہ لیکن اگر تم قرآن کریم کو جانتے اور سمجھتے ہو گے تو تم اس آیۃ کے ماتحت ایک قسم کی بشاشت محسوس کرو گے کہ

کتنا سچا ہے ہمارا خدا

اور کتنا مہربان ہے۔ وہ کہ وقت سے پہلے ہی اسنے یہ بتا دیا تھا کہ ہم اس قسم کی آزمائش میں تمہیں ڈالے جائیں گے۔

وَالثَّمَرٰتِ اور کبھی وہ یہ کریگا کہ دنیا کے حصول کے لئے جو تمہاری کوششیں ہوں گی دنیوی میدان میں اس کا نتیجہ ٹھیک نہیں نکلیگا اور ہم اس کو تمہارے لئے ایک آزمائش بنا دیں گے۔

تو اس قسم کی آزمائشوں کو قضاء و قدر کی آزمائش کہا جاتا ہے یہ دوسری قسم کی آزمائش ہے جس میں سے مومن کو گزرنا پڑتا ہے۔

(۳) تیسرا فتنہ یا آزمائش

جس کا ذکر ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے وہ مخالفین کی ایذا رسانی ہے۔ اگر ہم تاریخ انبیاء پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر نبی اور مامور کے ماننے والوں کو ان کے مخالفین نے ہر قسم کی ایذائیں پہنچائیں لیکن اس میں سے سب سے زیادہ حصہ اس نبی کے صحابہ کو دیا گیا جو سب انبیاء سے اعلیٰ، ارفع، سب سے زیادہ مقدس اور امام المطہرین تھے یعنے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مکی زندگی میں اور پھر اسکے بعد جہاں جہاں بھی اسلام دنیا میں پھیلتا گیا، اسلام میں داخل ہونے والوں کو تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ جس میں سے تم میں سے ہر مومن کو گزرنا ہے۔ اگر تمہارے دل میں واقعی میری محبت ہے اور تم واقعی میری رضاء کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اس آزمائش سے بھی صدق و وفا کے ساتھ گزرنا پڑے گا۔

اس امتحان میں پورا اُترنے اور ہمیں اپنے عذاب سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے

ایک اور تصویر

بھی ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ فرمایا: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ (سورۃ العنکبوت آیۃ ۱۱) اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے لیکن جب اعلانِ ایمان کے بعد ان پر آزمائش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس تیسری قسم کے فتنہ سے ان کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی وجہ سے انہیں تکلیف میں ڈالا جاتا ہے۔ کیونکہ لوگ ان کے مخالف ہو جاتے ہیں، کبھی وہ انہیں قتل کرنے کے درپے ہوتے ہیں کبھی ان کی بے عزتی کرتے ہیں اور کبھی ان کا بائیکاٹ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ہزاروں قسم کے داؤ پیچ ہیں جو مخالف لوگ شیطانی وسوسوں کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں۔

تو فرمایا کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ان کو تکلیف میں ڈالا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے عذاب کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم کمزوری دکھاؤ گے تو تمہیں وہ عذاب بھگتنا پڑے گا جو میں نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے۔ اور اگر تم مضبوطی دکھاؤ گے تو

اپنے ایمان پر ثابت قدم رہو گے تو تمہیں صرف وہ عذاب جھیلنا پڑے گا جو یہ محدود طاقتوں والے انسان پہنچا سکتے ہیں۔

اب خود اندازہ کر لو

کہ ان دو عذابوں میں سے کونسا عذاب زیادہ شدید اور کونسا عذاب زیادہ دیرپا ہے ان دو عذابوں میں سے ایک عذاب تمہیں ضرور ملنے لگا ہو تو بندوں کی ایذاء رسانی کو قبول کر کے میرے عذاب سے بچ جاؤ، یا ہو تو اس عارضی عذاب سے بچنے کی خاطر یہ وہ عذاب مول لے لو جس کا زمانہ اتنا لمبا ہے کہ تم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ محاورہ میں وہ ابد الآباد کا زمانہ بھی کہا جا سکتا ہے اگرچہ وہ ہمیشہ کے لئے نہیں لیکن اس کا زمانہ اتنا لمبا اور اس کی شدت اتنی ہیبت ناک ہے کہ اگر ہم اسے ہمیشہ کا عذاب بھی کہہ دیں تو غلط نہیں ہو گا۔ تو فرماتا ہے کہ جب لوگ تمہیں میری وجہ سے تکلیف پہنچانے لگیں، دکھ دینے لگیں اور تمہارے لئے عذاب کے سامان مہیا کر دیں تو تمہیں میرے عذاب کا تصور بھی کر لینا چاہیئے۔ اس تصور سے تم لوگوں کے عذاب پر صبر کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا کہ آیا لوگوں کے عذاب کو تم قبول کرو گے یا میرے عذاب کو جو ایک بڑا لمبا اور شدید عذاب ہے۔

سو کوئی عقلمند انسان جو خدا پر ایمان اور یقین رکھتا ہو کبھی یہ نہیں کہہ سکتا اور نہ یہ پسند کر سکتا ہے کہ لوگوں کے عذاب سے بچ جائے اور خدا کے عذاب میں مبتلا ہو۔ ہاں

بعض بدقسمت لوگ ایسے ہوتے ہیں

جو لوگوں کے عذاب کو دیکھ کر ٹھوکر کھا جاتے اور ارتداد کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

پس ایک تیسری قسم کا فتنہ جو ایمان کے اعلان کے بعد مومن کے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ منکر اور مخالف لوگ اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ وہ مومنوں کو دکھ اور تکلیف پہنچائیں اور اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ کون اپنے ایمان میں صادق ہے اور کون کاذب ہے۔

فرمایا کہ یاد رکھنا کہ لوگوں کا عذاب تو عارضی ہے وقتی ہے بڑا ہلکا ہے۔ اس کے مقابل پر میرا عذاب بڑا لمبا اور بڑا شدید ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی تمہارے سامنے آ جائے تو تم دس ہزار سال تک لوگوں کے عذاب کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

الغرض

یہ تین قسم کے فتنے یا آزمائشیں یا امتحان ہیں جن میں سے خدا تعالیٰ کے مومن اور متقی بندوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ایک مامور پر ایمان لائے ہیں اور

ہم نے خدا کی آواز پر لبیک کہا ہے

اور ہمارے دلوں میں بھی یہ جذبہ اور تڑپ ہے کہ ہم اس ایمان کے جو تقاضے ہیں وہ پورا کرنے والے ہوں اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس مقصد کیلئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے یعنے دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دینا اور قرآن کریم کی تعلیم کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچا کر انہیں قائل کرنا کہ فلاح حقیقی حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ہے۔

تو ہمارے لئے بھی ان تینوں فتنوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا ضروری ہے۔

پہلی آزمائش اور امتحان

کہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوں۔ نماز باجماعت ہی کو لے لو۔ ہر دو ایک گھنٹہ کے بعد اپنے کام، اپنے آرام یا مجلس کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے گھر آنا۔

پھر راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والے جو ہیں وہ اپنے جسم کی آسائش کو خدا کے لئے چھوڑتے ہیں

اس کے علاوہ مال ہیں ان کے کمانے پر بھی پابندیاں اور ان کے خرچ پر بھی پابندیاں ہیں جہاں مال حرام کے ہر طریق سے خدا نے روکا وہاں مال حلال کے ہر قسم کے خرچ پر پابندیاں لگا دیں جسکے نتیجہ میں اسکے فضل اور برکتیں حاصل ہو جاتی ہیں اگر سوچا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ دیکھو بیوی سے محبت کرنا تو بظاہر ایک دنیوی چیز ہے لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اسلام یہ کہتا ہے کہ اگر تم اس نیت کے ساتھ کہ

خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے

کہ اپنے گھروں کے ماحول کو خوشگوار بناؤ اپنی بیوی اور بچوں سے پیار کرو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اس کا بھی اجر دے گا۔ تو خرچ کے متعلق بھی ہدایات دیدیں تاکہ ہمارا ہر خرچ جو بظاہر دنیا سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی دین کا حصہ بن جائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں ثواب حاصل ہو۔

یہ تو اس کے فضل اور اسکے احسان ہیں ہم نے تو اسکے شکر گزار بندے بننا ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کا بہترین بلکہ ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ہم اسکے احکام پر کاربند ہوں۔

تو ہم جو جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں۔ ہماری پہلی آزمائش یا پہلا امتحان یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور اس نیت کے ساتھ حاصل کریں کہ ہر وہ حکم جو قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ ہم اس کو بجا لائیں گے اور ہر اس چیز سے بچیں گے جس سے بچنے کی ہمیں تلقین کی گئی ہے۔

پھر

قضاء و قدر کی آزمائش

میں بھی ہمیں نہایت اچھا اور نیک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس وقت مسلمان کہلانے والوں میں سے ایسے خاندان بھی آپ کو نظر آئیں گے جو گھر میں فوت و موت ہونے کے وقت یا تو خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں یا پھر اس کا شکوہ شروع کرنے لگتے ہیں۔ وہ اس بشارت کے مستحق نہیں بن سکتے جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ جس کی چیز تھی اسنے لے لی شکوہ کی گنجائش ہی کہاں ہے لیکن انسان بعض دفعہ بڑی حماقت کی باتیں کرتا ہے اور اپنے رب کا بھی شکوہ شروع کر دیتا ہے۔ تو قضاء و قدر کی آزمائش اور امتحان جو ہمارے لئے مقدر ہیں ان میں بھی ہم نے ایسا نمونہ دکھانا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بشارتیں ہمیں ملیں اس کا غضب یا ناراضگی ہم پر نہ اترے۔ پھر تیسری قسم کی آزمائش یا لوگوں کا فتنہ ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے جمالی جلووں کے ذریعہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے۔ بالفاظِ دیگر اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جو جلوے ظاہر کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے یا آئندہ کرتا رہے گا اس میں اس کے

جمالی جلووں کی کثرت

اور جلالی جلووں کی قلت ہے۔ اس نسبت کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کو جمالی جلووں کے ساتھ وابستہ کیا ہوا ہے۔ اور جہاں یہ کیفیت ہو وہاں بڑی لمبی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور آنیوالی نسلوں کا بڑے لمبے عرصہ تک خیال رکھنا پڑتا ہے تاکہ وہ صداقت پر قائم رہیں اور اِدھر اُدھر بھٹکیں نہیں۔ اسی طرح جو ایذاء رسانی دشمن کی طرف سے اس وقت ہوتی ہے۔ وہ اس سے کچھ مختلف ہوتی ہے جو خدائے تعالیٰ کے جلالی جلووں کے زمانہ میں ہوتی ہے کیونکہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہو کہ اپنے جلالی اور قہری نشانوں سے دشمن کو مغلوب کرے تو اس وقت وہ دشمن اور مخالف کو بھی چھوڑ دیتا ہے کہ وہ تلوار لے اور اپنے زور بازو سے

دینِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش

کرے تب وہ دشمن یہ خیال کرتا ہے کہ خدا نے مجھے طاقت اور غلبہ اور وجاہت اور عزت کے ساتھ ساتھ تلواریں اور نیزے اور تیر اس کثرت سے دئے ہیں کہ ان مٹھی بھر آدمیوں کو میں بڑی آسانی سے مٹا سکتا ہوں اور جب وہ ان کو مٹانے کی کوشش شروع کرتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کا قہری نشان ظاہر ہوتا ہے اور ایک لحظہ میں اسے ملیامیٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔

لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے جمال کو ظاہر کرنا ہو اور اپنے جمالی جلووں سے دین کو مضبوط اور غالب کرنا ہو وہاں وہ عام طور پر دشمن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ تلوار اٹھائے بلکہ عام طور پر دوسری قسم کی مخالفت اور ایذاء رسانی ہوتی ہے۔ مثلاً گالیاں دینا، بعض دفعہ منہ پر تھوکنا، تھپڑ لگا دینا وغیرہ بہر حال وہ ان بچوں والی حرکتوں سے اپنا غصہ نکال لیتے ہیں اور بڑے لمبے عرصہ تک مومن کو انکا یہ غصہ سہنا پڑتا ہے۔ آخر مومن خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث ہو جاتے ہیں۔ ایسے زمانہ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مخالفین کو مختلف اطراف سے کھرچ کھرچ کر کمزور کرتا چلا جاؤں گا اور مومنوں کو مضبوط کرتا چلا جاؤں گا اور یہ تکلیفیں اور ایذارسانیاں دُور ہو جائیں گی۔

کسی گاؤں میں کوئی شخص احمدی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دیتا ہے تو سارا گاؤں اسکے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ ماں باپ تک کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں نہ آنا۔ جب وہ یہ ایذاء رسانی بشاشت سے قبول کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ وہ حالات بھی بدل دیتا ہے۔

مجھے یاد آیا

کہ ایک گاؤں میں ایک نابینا حافظ پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اس نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس پر اسکے باپ نے اسے کہا کہ اس گاؤں سے نکل جاؤ۔ اس نے کہا، ٹھیک ہے

چنانچہ وہ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کسی اور جگہ سامان پیدا کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے جب دیکھا کہ اس کا یہ بندہ آزمائش میں پورا اترا ہے۔ اور اس نے تمام دکھ بشاشت کے ساتھ برداشت کئے ہیں اور اپنے ماں باپ کی رشتہ داروں کی بلکہ تمام گاؤں کی جدائی کو اس نے قبول کر دیا لیکن سچائی سے منہ نہ موڑا۔ تو اس نے خود ہی اپنے جمالی جلوؤں کے ساتھ حالات کو بدل دیا۔ اس کے باپ نے اس کو لکھا کہ تم میرے بیٹے ہو واپس آجاؤ۔ اس پر گاؤں میں آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بڑا اخلاص دیا ہے۔ وہاں آکر اس نے جلسہ کروانے کا ارادہ کیا۔ اور ایک قریبی گاؤں کے احمدیوں کو کہا کہ میں یہاں جلسہ کروانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم پہلے بھی تکلیف برداشت کر چکے ہو۔ اب اور برداشت کرو گے۔ اس نے کہا کوئی نہیں۔ مجھے ایسی تکلیف برداشت کرنی چاہیئے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں جلسہ ہو اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی سچی باتیں سنائی جائیں۔ چنانچہ وہاں جلسہ ہوا۔ ساتھ کے گاؤں میں احمدیوں کی بڑی بھاری تعداد ہے وہاں سے بہت سے لوگ بھی پہنچ گئے کچھ علماء بھی وہاں پہنچ گئے۔ تقاریر ہوئیں ایک چرچا ہو گیا لوگوں نے باتیں سنیں تو کہا کہ قابل غور ہیں۔ غور کرنا چاہیئے۔ خواہ مخواہ آنکھیں بند کر کے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر انکار نہیں کرنا چاہیئے

اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ اب وہاں مذہبی تبادلہ خیال شروع ہو گیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان میں سے بہتوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا۔

سو دیکھئے کہ وہاں ایک آدمی احمدی ہوا کچھ عرصہ تک اللہ نے اس کی آزمائش کی پھر اس نے دیکھا کہ وہ امتحان میں پورا اترا ہے۔ اس پر اُس نے اُس پر انعام کیا کہ وہ گاؤں میں پھر واپس آگیا اور اس نے تبلیغ شروع کر دی۔ نسبتاً آرام سے رہنے لگا۔

تکلیف تو ہر ایک کو پہنچتی ہے

ہمیں گھر بیٹھے بھی پہنچتی رہتی ہے دوسرے تیسرے دن نہایت گندی گالیوں پر مشتمل خطوط آجاتے ہیں خط لکھنے والا اپنی جگہ بڑا خوش ہوتا ہوگا کہ میں نے بڑی گندی گالیاں دی ہیں اور ہم اپنی جگہ خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس قسم کی قربانیوں کے پیش کرنے کی بھی توفیق عطا کر دی ورنہ مرکز میں رہتے ہوئے اور پھر اپنے مقام کے لحاظ سے مرکزی نقطہ ہوتے ہوئے بھی مشکل سے ایسے تیر ہم تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن الٰہی اذن سے پہنچ ہی جاتے ہیں اور پھر ہماری خوشی کا باعث ہوتے ہیں۔

اس قسم کی تکالیف ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہیں اور جب تک ہمارے عروج کا زمانہ نہیں آجاتا وہ لگی ہی رہیں گی۔ سو ان آزمائشوں میں ہم نے ضرور گذرنا ہے قضاء وقدر کی آزمائش میں سے بھی اور ان لوگوں کی ایذاء رسانیوں میں سے بھی۔

بہت سے لوگ اس وقت ہدایت کو سمجھ چکے ہیں۔ لیکن وہ صرف اس ڈر سے ایمان نہیں لاتے کہ لوگ ہمیں دکھ دیں گے اللہ تعالیٰ ان سے کہتا ہے کہ سوچ لو کہ لوگوں کے عذاب میں پڑنا چاہتے ہو یا کہ میرے عذاب میں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ دے تا وہ سمجھ لیں کہ انسان کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے۔ کیونکہ اس کا عذاب اتنا شدید ہوگا کہ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی تاب نہیں لا سکتا۔

خلاصہ یہ

کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ایک مامور اور مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کو قبول کیا ہے آپ کی سچائی پر ایمان لائے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا ہر لحظہ اور ہر دم اس تیاری میں گزارنا چاہیئے کہ۔

اوّل ہم نے خدا تعالیٰ کے احکام کو بجا لانا ہے۔ جن باتوں سے اس نے ہمیں روکا ان سے بچے رہنا ہے۔ راتوں کو اٹھنا اور پانچ وقت مسجد میں پہنچنا وغیرہ وغیرہ سینکڑوں احکام کی بجا آوری میں مجاہدات کرنے ہیں۔ ان مجاہدات کو خود انسان اپنے پر ڈالتا ہے اور جب وہ اس آزمائش کو خوشی سے، بشاشت سے اور رضاکارانہ طور پر اپنے اوپر گویا نازل کر لیتا ہے۔ تب اس کو ثواب ملتا ہے۔ اگر کسی شخص کو کان پکڑ کر مسجد میں لایا جائے۔ اور وہ لانیوالے کو گالیاں دے رہا ہو تو اسکو مسجد میں آنے کا کیا ثواب ملے گا

دوسرے وہ امتحان اور آزمائشیں ہیں جو ان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ ایک تو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور ایک قسم کا امتحان اللہ تعالیٰ کے اذن سے مخالفوں کی طرف سے آتا ہے تو ان تینوں ابتلاؤں میں پورا اترنا ہر احمدی کا فرض ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے تاکہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو جو عظیم ترقی اعلیٰ کامیابی اور کامل غلبۂ اسلام کے متعلق اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر امتحان میں ثابت قدم رکھے اور کامیاب فرمائے۔

خاص درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

کل یعنی ہفتہ و اتوار کی رات بارہ بجے خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو پتہ میں شدید درد کا دورہ ہوا اور ہر قسم کی دواؤں کے باوجود درد میں افاقہ نہیں ہوا تو مجبوراً ڈیڑھ بجے شب پیتھیڈین کا ٹیکہ لگانا پڑا اس سے درد کی شدت تو کم ہو گئی مگر بوجھ رہا اور پھر پانچ بجے صبح شدید درد کا دوسرا حملہ ہوا۔ اس دفعہ بھی پیتھیڈین کا ٹیکہ لگانا پڑا۔ درد کی کیفیت صبح آٹھ بجے تک رہی۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ شروع ہوا اور نیند آگئی۔ اس دفعہ کا دورہ بہت شدید اور لمبا تھا اس کے بعد سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ محمودہ بیگم کی مسلسل بیماری اور بار بار کے دوروں سے خاکسار کی طبیعت ہر وقت پریشان رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے خاکسار کے فرائض پر بھی اثر پڑتا ہے۔ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو کمزوری اس قدر ہے کہ اس حالت میں اپریشن کروانا بھی درست نہیں دوسرے علاج ہر قسم کے کئے جا رہے ہیں۔ مگر خاکسار کا یقین ہے کہ ان کو شفاء علاج سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور محبت کرنیوالے بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں سے ہوگی۔ پس میں پھر اپنے عزیز بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس بیمار بہن کے لئے نہایت عجز و انکسار سے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں جیسا کہ وہ پہلے بھی کرتے ہیں۔ بلکہ اب پہلے سے بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں فرما دیں تا اللہ تعالیٰ کا فضل جلد نازل ہو اور وہ شافی مطلق محمودہ بیگم کو کامل شفا عطا فرما کر جلد سے جلد اچھی صحت اور لمبی زندگی عطا فرما دے اور مجھ گنہگار عاجز کی جملہ پریشانیاں جلد دور فرما کر مجھے اپنے بندوں اور اپنے دین کی خاص خدمت کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار ان تمام دوستوں کے لئے خاص طور پر اپنے رب کے حضور دعا کرتا ہے

وما توفیقنا الا باللّٰہ۔ والسلام

خاکسار: سب بہن بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج

مرزا منور احمد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے اوقات

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے خواہشمند احباب مطلع رہیں کہ حضور نے ملاقات کے لئے حسب ذیل اوقات کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

دفتری ضروریات کے واسطے افسران صیغہ کے لئے ۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک ـــــ بجھ انفرادی احباب کے لئے ملاقات کا وقت ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے ہوگا۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ ۱۱ بجے سے چند منٹ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنے اپنے نام اور غرض ملاقات نوٹ کرا دیں۔ نیز یہ کہ کم از کم قلیل وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پھر جو وقت حضور ان کے لئے منظور فرمائیں اس کی پابندی فرمائیں۔

جو احباب ۱۱ بجے تک نہ پہنچ سکیں انہیں چاہیئے کہ اس دن ملاقات کے لئے زور نہ دیں اگلے دن کا انتظار فرمائیں۔ تاکہ حضور کے منظور کردہ وقت کے اندر ملاقاتیں ختم ہو سکیں مستورات کے لئے جمعہ اور اتوار کے دن ۱½ ۲ بجے کا وقت مقرر ہے۔ اس میں مستورات اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ اتوار کے دن صرف باہر سے آنے والی مستورات کو وقت دیا گیا ہے۔ اتوار کے دن ربوہ کی مستورات ملاقات کی کوشش نہ فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز محمد سلیم کا نکاح صدیقہ بیگم بنت علی محمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ سے مبلغ بارہ صد پچاس روپے حق مہر پر مکرم حاجی پیر محمد صاحب نے مورخہ ۱۲/۴/۶۶ کو پڑھا قارئین کرام سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد عظیم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دارالیمن ربوہ

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنات کی سیکرٹریان مال کی طرف سے ایک غلطی اکثر ہوتی ہے جس سے حسابات کا چیک کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے آئندہ اس امر کا خیال رکھیں

۱۔ صرف لجنہ کا چندہ لجنہ کی رسید بکوں پر لیا جائے۔

۲۔ جماعتی چندے چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ وغیرہ صرف اس صورت میں جمع کئے جائیں۔ جبکہ امیر صاحب مقامی کی طرف سے یا سیکرٹری مال جماعت کی طرف سے یا سیکرٹری مال جماعت کی طرف سے لجنہ کو عہدہ داران کو اس چندہ کو وصول کرنے کا اختیار دیا گیا اس صورت میں بھی وہ چندے نظارت بیت المال رسید بکوں پر جمع کرنے ہوں گے۔

۳۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کے متعلق بھی اس امر کا خیال رکھا جائے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے کسی کام میں پیچیدگی پیدا نہیں ہو گی اور حسابات کا چیک کرنا آسان ہو گا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ عہدیداران لجنہ ان امور کا خیال رکھیں گی۔ اور جب بھی جماعت کے آڈیٹران کے وصول کردہ جماعتی چندہ جات کی پڑتال کرنا چاہیں گے ان کا فرض ہے کہ ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کر کے اپنا حساب مع رسیدوں کے پیش کریں

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ)

لجنات کا چندہ

ہمارے مالی سال کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے اس ششماہی میں کچھ لجنات کی طرف سے کچھ بھی چندہ وصول نہیں ہوا۔ اور کچھ نے اپنے بجٹ سے کم بھیجا ہے۔ مگر بعض لجنات ایسی بھی ہیں جن کا چندہ ان کے بجٹ سے زائد وصول ہوا ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ گوجرہ ضلع لائلپور
۲۔ چک نمبر ۹۶ گ ب ر
۳۔ بہلولپور چک ۱۲/۲ ای بی ر
۴۔ کھوکھووالی چک ۱۲/۲۳ ر
۵۔ گولے کی ضلع گجرات
۶۔ منڈی بہاؤ الدین ر
۷۔ سرگودھا
۸۔ ڈگری ضلع میرپور خاص
۹۔ خانپور ضلع رحیم یار خاں
۱۰۔ ملتان شہر
۱۱۔ گوجرانوالہ شہر
۱۲۔ منٹگمری
۱۳۔ گوجر خان ضلع راولپنڈی
۱۴۔ راولپنڈی کینٹ ر
۱۵۔ پشاور
۱۶۔ کراچی
۱۷۔ ڈیرہ غازیخاں
۱۸۔ چٹاگانگ
۱۹۔ کریم نگر فارم (سندھ)

مرکزی بجٹ پورا کرنے کے لئے تمام لجنات کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اسلئے میں تمام سیکرٹریان مال سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی کوششوں کو تیز تر کر کے آخری ششماہی میں پہلی ششماہی کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضا

مکرم خواجہ احسان الرحمٰن صاحب ڈار اندرون شاہ دولہ گیٹ گجرات نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم و مغفور جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مورخہ ۲۷/۳/۶۲ کو وفات پا گئے ہیں ان کی امانتی رقم جو کھاتہ ۲/۳۶۲ تحریک جدید میں مبلغ ۹۰۸۴/۹۰ روپے موجود ہے وہ میری والدہ محترمہ مسماۃ مختار بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کو دیدی جائے مرحوم کے دیگر تمام ورثاء عبدالحی صاحب ڈار، عبداللطیف صاحب ڈار پسران و زاہدہ خانم صاحبہ، خالدہ رابعہ خانم صاحبہ ڈار دختران بھی اس پر متفق ہیں۔ اس امر کی تصدیق مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات نے کی ہوئی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کا ایک انعامی امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں اول اور دوم آنیوالے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال ان ہر دو تعلیمی وظیفوں کے لئے نصراللہ خاں ولد مکرم ماسٹر سعداللہ صاحب اور محمد نصراللہ ارشد ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب مجلس ربوہ کو مستحق قرار دیا گیا ہے۔ قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ امسال اس امتحان کے لئے ابھی سے زیادہ سے زیادہ اطفال کو تیار فرمائیں۔ امتحان کے لئے حسب ذیل شرائط ہوں گی۔ لطیف صاحب۔ شرائط اور نصاب درج کر کے ایک نقل الفضل کو بھجوا دیں اور ایک تشحیذ الاذہان کو۔ اس امتحان میں صرف وہ اطفال شریک ہو سکیں گے۔ جو اطفال الاحمدیہ کے چاروں امتحانات یعنی (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال۔ (۳) قمر اطفال اور (۴) بدر اطفال پاس کر چکے ہوں

۲۔ ایک طفل یہ وظیفہ صرف ایک مرتبہ ہی حاصل کر سکے گا۔ وظیفہ نہ حاصل کر سکنے کی صورت دوبارہ امتحان میں شریک ہو سکے گا۔

۳۔ یہ امتحان ہر سال ماہ اگست کے آخری عشرہ میں ہوا کرے گا

۴۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ ان کے حلقہ کے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ ان کے لئے وہ پرچے ماہ جولائی میں مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا لیا کریں۔

۵۔ تینوں پرچہ جات کامیاب ہونے والے اطفال کو ان کی کامیابی کی اطلاع قائد مقامی کی وساطت سے دی جائیگی تا وہ تقریر اور انٹرویو کے لئے سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں۔ اس امتحان کے لئے مستقل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) پہلا پرچہ۔ نماز با ترجمہ۔ ۲۔ ترجمہ قرآن کریم پہلا پارہ۔ ۳۔ نبراس المومنین۔ حفظ قرآن کریم آخری پندرہ سورتیں۔ اس کا امتحان انٹرویو کے ہمراہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہو گا۔ نمبر ۱۰۰

(۲) دوسرا پرچہ (۱) کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۲) سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات۔ نمبر ۱۰۰

(۳) تیسرا پرچہ۔ کشتی نوح۔ سیرۃ سید الابرار از شیخ عبدالقادر مربی سلسلہ (۳) سیرۃ حضرت مسیح موعود۔ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نمبر ۱۰۰

(۴) تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع نمبر ۳۰ (۵) انٹرویو و حفظ قرآن نمبر ۳۰ (۶) رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم صاحب اطفال نمبر ۴۰

معتمد مجلس

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ریگولر کمشن آزاد کشمیر فورسز } شرائط: میٹرک۔ باشندہ آزاد کشمیر درجہ اول۔ عمر یکم مئی ۶۶ء کو ۱۸ تا ۲۴ درخواستیں ۲۰ مئی ۶۶ء تک بنام ای کے آر اے ایف سینٹر۔ معرفت پرنسپل کالج سے یا اے کے آر اے ایف سینٹر اوجھڑی کیمپ راولپنڈی سے۔ پ۔ ٹ ۴ مئی ۶۶ء

۲۔ آرمی شارٹ سروس کمیشن:۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ غیر شادی شدہ عمر ۱۷ تا ۲۴ (تاریخ پیدائش درمیان یکم مئی ۴۲ء و ۳۰ اپریل ۴۹ء) قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۵۰/- ماہوار کسی فوجی افسر سے بھری ہوئی درخواستیں ۳۰ مئی ۶۶ء تک بنام لیفٹیننٹ جنرل ایجوٹنٹ جنرل جی ایچ کیو راولپنڈی مع اصل پوسٹل آرڈر مبلغ ۸ روپے۔ مصدقہ نقول اسناد و دو پاسپورٹ سائز فوٹو۔ اپ۔ ٹ ۱۵ اپریل ۶۶ء (ناظر تعلیم)

کیا
آپ کو اپنے فالتو روپے
کم از کم دس فیصدی سالانہ نفع ملتا ہے
اگر نہیں
تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں جمع کرا کے بہت معقول نفع حاصل کرنا چاہیئے۔ مکمل تفصیلات طلب فرمایئے۔
تاج کمپنی لمیٹڈ ڈیپوزٹ بکس نمبر ۵۳ کراچی

ضروری اطلاع

مکرم مولوی بلند دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید مطلع رہیں کہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء بروز بدھ دفتر وکالت مال اول میں ان کی حاضری ہو گی

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ رعایت -/۲۰ روپے علاوہ محصولڈاک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی - دیار - کیل - پڑتل - چیل کا کافی سٹاک موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور
۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور
راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

مفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوالیں -
دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲۰ کراچی

موتیا بند
CATARACT

کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی دوا سے دور ہو جاتا ہے بشرطیکہ نظر ابھی کام دے رہی ہو -
شفائے موتیا بند (CATARACT CURE)
مکمل کورس -- ۲۵ روپے پہلا نصف کورس -- ۱۴ روپے
آخری نصف کورس -- ۱۲ روپے خرچ ڈاک ۲۵ - ۱ روپے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

پاک سرزمین کو پاک صاف رکھئے

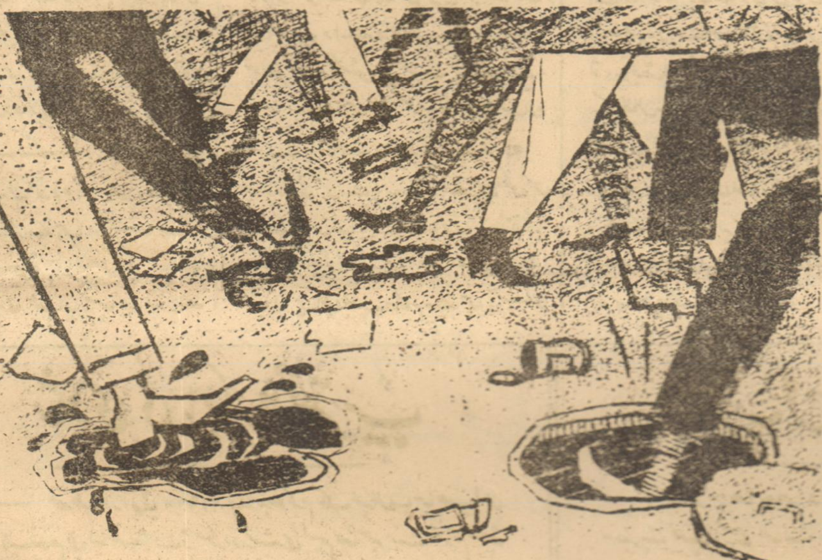

صحت کی پہلی شرط - صفائی

گھروں کو گندا رکھنا بیماریوں کو دعوت دیتا ہے -
اپنے گھروں اور بستیوں کو صاف ستھرا رکھیئے -
صحت کا راز صفائی میں مضمر ہے -
اپنی بستی کو بیماریوں سے پاک رکھئے

جاری کردہ: حکومت پاکستان

OPP 2/6/65

باکمال سروس لاجواب سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی قابل اعتماد
اور آرام دہ بسوں میں
سفر کیجئے
(مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ

ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے -
(مینیجر)

درخواستِ دعا

۱- خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں جملہ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

۲- خاکسار امسال بی اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -
(عبدالمنان کھوکھر حیدرآباد)

خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - (منیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

کامل الایمان لوگوں کی دو علامات ——— ایفائے عہد اور صبر

خدائی وعدہ کے بموجب ایسے لوگوں کو مصائب اور دکھوں سے نجات دی جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ بقرہ کی آیت وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ۔ نیکی اور تقویٰ کا اعلےٰ مقام جن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے ان کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ معاہدات کی پابندی کرتے ہیں اور اگر لوگ ان پر سختی کریں یا ظلم سے کام لیں۔ تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں گویا ایک طرف تو وہ اسلامی تمدن کو تمام کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور کبھی بدعہدی یا دھوکہ بازی سے کام نہیں لیتے اور دوسری طرف اگر مذہبی قومی اور ملکی ضروریات کے لئے انہیں سختیاں بھی برداشت کرنی پڑیں تو وہ استقلال کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہیں اور استقامت کا اعلےٰ نمونہ دکھلاتے ہیں۔ اس جگہ عہد سے مراد صرف زبانی عہد ہی نہیں بلکہ تمدن سے تعلق رکھنے والے تمام اہم مسائل بھی اس میں شامل ہیں۔ کیونکہ متمدن دنیا میں ایک دوسرے کے حقوق کی اسی رنگ میں حفاظت ہوتی ہے کہ ہر شخص سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دائرہ سے تجاوز نہ کرے اور دوسرے کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو تمدن کو تمام کرنے والے سمجھے جاتے ہیں اور اگر اس کے خلاف عمل کریں تو فتنہ و فساد پیدا کرنے والے قرار پاتے ہیں۔ اسلام چونکہ صلح و آشتی اور محبت کی فضا پیدا کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے کامل الایمان لوگوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ معاہدات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی بتایا کہ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ۔ وہ فقر و فاقہ اور

[illegible]

دکھوں اور مصائب میں بھی صبر سے کام لیتے ہیں اس جگہ اَلْبَاْسَاۗءِ سے مالی مشکلات اور ضَرَّاۗءِ سے جسمانی تکالیف اور امراض وغیرہ مراد ہیں اور بَاْس سے شدت حرب مراد ہے۔ گویا ادنےٰ سے اعلےٰ ابتلاؤں کی طرف ترقی کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے یہ لڑائیاں جن کا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے دو قسم کی ہو سکتی ہیں ایک وہ جو بھائیوں بھائیوں میں ہوں اور دوسری وہ جو غیروں سے ہوں اگر آپس میں جھگڑا ہو تو وہ اَلصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ کے مطابق اپنے حقوق کو خود چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور سچے ہو کر جھوٹوں کا سا تذلل اختیار کرتے ہیں اور اگر غیروں سے ہو تو وہ بھاگتے نہیں بلکہ دلیری کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور قیام امن کے لئے اپنے خون کا

[illegible]

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا فرماتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق و وفا کا نمونہ دکھایا۔ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور یہی لوگ مصائب اور دکھوں سے نجات پانے والے ہیں۔ ان کی یہ خصوصیت اس لئے بیان کی کہ ان کو سب سے زیادہ تکلیف اپنے حقوق کو پامال ہوتے دیکھ کر ہوتی ہے۔ دوسرے حسن سلوک کو تو وہ احسان سمجھتا ہے مگر جب کوئی شخص اسے دکھ پہنچاتا ہے تو وہ اپنی ہتک محسوس کرتا ہے۔ پس چونکہ یہ اُن کی غیر معمولی قربانی تھی کہ انہوں نے خدا کے لئے دوسروں کے مظالم سہے اس لئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو میں خصوصیت کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ یہ سچے اور راستباز لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے ہیں یعنی انہوں نے اپنے ایمان کو عملی طور پر سچا کر کے دکھا دیا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو مصائب سے بچنے والے ہیں۔ کیونکہ مصائب اگر آسمانی ہوں تو ان کا علاج یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ پر ایمان لائیں اور اس کی عبادت کریں۔ اور اگر تمدنی مصائب ہوں تو ان کا علاج یہ ہوتا ہے کہ تمدنی قوانین کو مدنظر رکھیں۔ اور یہ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے احکام پر بھی عمل کرنے والے ہیں اور تمدنی خرابیوں سے بھی بچنے والے ہیں۔ پس یہ لوگ دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہو سکتے۔ جو قوم ذلیل یا ہلاک ہوگی وہ یا تو خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر ہلاک ہوگی یا تمدنی قوانین کو نظرانداز کر کے اپنی ہلاکت مول لے گی۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۵۶-۳۵۷)

شادی کی بابرکت تقریب

ربوہ —— مورخہ ۱۲/اپریل ۱۹۶۶ء بروز بدھ مکرم ملک عبدالرب صاحب ابن محترم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ اور بشریٰ نسیم صاحبہ بنت محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم آف چنیوٹ کی تقریب شادی عمل میں آئی ان کا نکاح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

بارات مورخہ ۱۲/اپریل کو نماز عصر کے بعد محترم ملک غلام نبی صاحب کے مکان واقعہ دارالرحمت غربی سے روانہ ہو کر محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم کے مکان واقعہ دارالرحمت وسطی پہنچی۔ جہاں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے کی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۳/اپریل کو محترم ملک غلام نبی صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعوت طعام کے اختتام پر دعا کرائی۔

بارات، تقریب رخصتانہ، اور دعوت ولیمہ جملہ تقاریب میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تقریب نکاح اور درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳/۲۷ ۶۶ء کو بعد نماز عصر عزیزہ نصرت بنت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم کیپٹن منور احمد صاحب ابن مکرم محترم ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ پڑھا۔ یہ دونوں خاندان کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ خصوصاً ملک غلام فرید صاحب سلسلہ کے بہت پرانے خادم اور اولین واقفین زندگی میں سے ہیں۔ میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ طرفین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ان کے حق میں بہت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ماہنامہ "انصار اللہ" اپریل سنہ ۶۶ء

ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ اپریل ۶۶ء مورخہ ۱۵/اپریل کو خریداران کے نام پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو تو ہفتہ عشرہ کے اندر مطلع فرمائیں۔ احباب سے توقع ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس بلند پایہ تربیتی جریدہ کی توسیع اشاعت کے لئے توجہ فرمادیں گے۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)